

الاستفتاء

محترم و مکرم جناب الشیخ مفتی مولانا محمد عبید اللہ خان عقیف صاحب شیخ الحدیث دارالحدیث بیناوالی لاہور مودبانہ گزارش ہے کہ میرا بیٹا منظور الہی عرف بابہ منظور تقدیر الہی سے وفات پا گیا ہے اب مسئلہ ترکہ کی تقسیم کا ہے آپ سے التماس ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں علائے دین اور مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں جبکہ مرحوم کے ورثاء میں اس کے والدین ایک بیوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور ایک بہن حیات ہیں جبکہ مرحوم کی انشورنس کی ساری رقم اس کی بیوہ کے نام آگئی ہے۔ اب وضاحت اس مسئلہ کی درکار ہے کہ کیا انشورنس کی ساری رقم اس کی بیوہ کو ملے گی یا مذکورہ بالا ورثاء بھی اس میں حق رکھتے ہیں۔ اس بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمایا جائے جناب کا ممنون احسان ہو گا۔

الف دین ولد نور محمد قوم قریش مکان نمبر 41 A گلی نمبر 58 ایک پارک پیر مہاول شیر روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب ومنہ الصدق والصواب بشرط صحت سوال واضح ہو کہ شریعت میں انشورنس دبیہ زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ یعنی انشورنس کرنا شرعاً جائز نہیں اور اس کے ذریعہ وصول ہونے والا روپیہ حرام (۱) ہے لہذا جب یہ روپیہ ہی حرام اور ناپاک ہے تو حرام اور

۱۔ کیونکہ اس میں سود بھی ہے اور جو بھی اور یہ دونوں چیزیں حرام ہیں چنانچہ سود کی حرمت میں فرمایا احل اللہ البیوع فحرم الربوا فمن جاء موعظتہ من ربہ فانتہی فله ما سلف وامره الی اللہ فمن عاد فالتک اصحاب النار هم فیہا خالدون (البقرہ ۲۷۵) اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ لہذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خوری سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس کے حکم کے بعد بھی ایسی حرکت کا اعادہ کرے وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ فذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فادعوا بحرب من اللہ ورسولہ (البقرہ ۲۷۸) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو۔ اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ ان دونوں آیات صریحہ سے ثابت ہوا کہ سود لینا دینا دونوں حرام ہیں رہا جوئے کا حکم تو فرمایا یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون (المائدہ ۹۰) اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ شراب اور جو اور یہ آستانے اور پانے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ جس فلاح حاصل ہو گی۔ لہذا معلوم ہوا کہ جو بھی حرام ہے۔ چونکہ انشورنس میں سود اور جو دونوں پائے جاتے ہیں۔ لہذا انشورنس بھی حرام ہے۔

نپاک مال میں وراثت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یعنی مسلمان حرام اور نپاک مال کا شرعاً "وارث نہیں ہوتا اس لئے اس حرام اور نپاک مال کو شرعی طریقہ سے وراثت میں تقسیم کے لئے فتویٰ لیتا جائز نہیں۔ ہاں اگر یہ روپیہ حلال ہوتا تو پھر بحکم ولا یوہ لکل واحد منهما السدس معا ترک (سورۃ النساء ۱۱) متوفی منظور الہی کے والدین کو چھٹا چھٹا حصہ ملتا۔ کیونکہ اولاد کی صورت میں والدین کا چھٹا چھٹا حصہ قرآن مجید میں مقرر کیا گیا ہے جیسے کہ آگے ان کلان لہ ولد کی تصریح موجود ہے اور بحکم لان کان لکم ولد للہن الثمن معا ترکہم (النساء آیت ۱۲) متوفی منظور کی بیوہ کو صرف آٹھواں حصہ ملتا اور باقی ماندہ ترکہ (مال) للذکر مثل حظ الانثیین (سورۃ النساء ۱۱) متوفی کے بیٹے کے مقابلہ میں دوگنا حصہ ملتا یعنی بیٹی بیٹے کے مقابلہ میں نصف کی مالک ہوتی۔ دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو اور متوفی کی بہن محروم رہتی۔

یہ شرعی تقسیم صرف طیب اور حلال مال کی صورت میں ہے۔ ورنہ حرام مال میں شرعاً "قانون وراثت نہیں چلتا۔ اور یہ بھی واضح رہے شرعی طریقہ تقسیم سے تقسیم کر لینے سے حرام مال پاک اور حلال نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بنیادی طور پر یہ سوال ہی غلط ہے۔ تقویٰ اور عزیمت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کو انشورنس کے نتیجے میں وصول ہونے والا روپیہ وصول ہی نہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حلال روزی کھانے والے کو حلال رزق دینے پر قادر ہے۔ بہر حال مفتی کے نزدیک انشورنس حرام ہے اور اس کے ذریعہ حاصل ہونے والا روپیہ بھی حرام اور نپاک ہے۔ ہذا ما عنی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ ووقع علیہ

محمد عبید اللہ خان عقیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ
صدر مدرس دارالحدیث مدینہ انوائی، لاہور

اعلان

فروری اور مارچ کا شمار خصوصی اشاعت کے طور پر شائع ہو گا۔ امام العصر علامہ احسان الہی ظہیر شہیدؒ سے متعلق تاثرات و مقالات یکم فروری تک پہنچ جانے چاہئیں۔ قارئین حضرات نوٹ فرمائیں۔